Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 449

رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 31 | منگل 16 رمضان - 1416ھ' 6 تبلیغ 1375ہش' 6 - فروری 1996ء

اللہ تعالیٰ متقی کا خود کفیل ہو جاتا ہے

ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے اس کا معیار (کلام الٰہی) ہے اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کرکے اس کے کاموں کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا (-) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے۔ اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بالکل سچ ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی عظمت پر ایمان ہو گا۔ اسی قدر اللہ تعالیٰ سے محبت اور خوف ہو گا ورنہ غفلت کے ایام میں جرائم پر دلیر ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی عظمت اور جبروت کا رعب اور خوف ہی دو ایسی چیزیں ہیں جن سے گناہ جل جاتے ہیں اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ انسان جن اشیاء سے ڈرتا ہے' پرہیز کرتا ہے۔ مثلاً جانتا ہے کہ آگ جلا دیتی ہے اس لئے آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ یا مثلاً اگر یہ علم ہو کہ فلاں جگہ سانپ ہے تو اس راستہ سے نہیں گزرے گا۔ اسی طرح اگر اس کو یہ یقین ہو جاوے کہ گناہ کا زہر اس کو ہلاک کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت سے ڈرے اور اس کو یقین ہو کہ وہ گناہ کو ناپسند کرتا ہے اور گناہ پر سخت سزا دیتا ہے تو اس کو گناہ پر دلیری اور جرات نہ ہو۔ زمین پر پھر اس طرح سے چلتا ہے جیسے مردہ چلتا ہے۔ اس کی روح ہر وقت خدا تعالیٰ کے پاس ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 404)

دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

جیسے جیسے انسان خدا کے قریب ہوتا جاتا ہے اتنا ہی اسے ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے۔ اور یہ بات دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ (-) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ دعا کرنے والے کے میں قریب ہو جاتا ہوں۔ پس اگر کوئی بات ہے کہ جس سے انسان اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے تو صرف دعا ہے۔

ہاں بعض لوگ نادانی سے اس کا غلط استعمال کر لیتے ہیں۔ بے شک ہر بات اللہ تعالیٰ ہی پوری کرتا ہے اور دعاؤں کو وہی سنتا ہے۔ لیکن جو قانون اس نے باندھے ہوئے ہیں انہیں وہ یونہی نہیں توڑتا مثلاً اس نے پیاس بجھانے کے لئے پانی دیا ہوا ہے تو اس کے محض دعا کرنے سے خود بخود ہی اس کے منہ میں نہیں آ جائے گا اس کے حاصل کرنے کے لئے اس کو صحیح کوشش بھی کرنی پڑے گی۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی دعا بتلائی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی نے کنویں بھی بنائے ہیں۔ تو ہمیں دعا کے ساتھ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے قانون بھی بنائے ہوئے ہیں۔ جن کے ماتحت ہمیں دعا کرنی چاہئے۔ اب مثلاً کوئی کہے کہ مانگو جو مجھ سے مانگنا چاہتے ہو تو اس کا یہی مطلب ہو گا کہ اس کے قانون کے ماتحت مانگو نہ کہ اس کے قانون کو توڑتے ہوئے مانگو۔ اور اللہ تعالیٰ کے قوانین وہ ہیں جو ہماری پیدائش سے بلکہ ہمارے آباؤ اجداد کی پیدائش سے بھی پہلے کے ہیں۔

دوسری بات مد نظر رکھنی چاہئے کہ ہر دعا کا قبول ہونا ضروری نہیں کیونکہ اصل غرض ہماری پیدائش کی یہ نہیں کہ ہمیں مکان مل جائے یا زمین مل جائے یا گھوڑا مل جائے بلکہ اصل غرض تو یہ ہے کہ ہمارے نفس پاک ہوں یہ چیزیں تو عارضی ہیں اور اصل غرض کو پورا کرنے کے لئے یعنی نفس کے تزکیہ کے لئے مصائب و مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ بعض وقت نفس مصائب اور مشکلات کے ذریعہ سے ہی پاک ہوتا ہے۔ مثلاً

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا اور شکریہ

○ مکرم علیم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد لکھتے ہیں۔

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کی وفات پر احباب جماعت کی طرف سے کثرت سے خطوط' فیکس' فون اور تعزیتی قراردادوں کے ذریعہ ہمدردی کے پیغامات ملے ہیں' جس کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ اس سلسلے میں فرداً فرداً تو سب کو جواب دینا میرے لئے ممکن نہیں' اس لئے "الفضل" کی وساطت سے تمام احباب جماعت کا شکریہ اور درخواست دعا' آپ کی خدمت میں بھجوا رہا ہوں۔ براہ کرم "الفضل" میں شائع فرما کر ممنون فرمائیں۔

"خاکسار کی اہلیہ سلمیٰ صدیقہ صاحبہ مورخہ 29- دسمبر 1995ء کو اسلام آباد میں بعمر 72 سال وفات پاگئیں۔ اس سانحہ پر احباب جماعت نے کثیر تعداد میں خطوط' ٹیلیفون' فیکس اور تعزیتی قراردادوں کے ذریعہ خاکسار کے ساتھ بالخصوص اور دیگر افراد خانہ سے دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ بلاشبہ باہمی خلوص اور مودت کا بہترین نمونہ' ہماری جماعت کا ہی طرہ امتیاز ہے کہ تمام افراد جماعت ایک دوسرے کے دکھ درد میں اپنے تئیں برابر کے شریک سمجھتے ہیں۔ اس موقعہ پر فرداً فرداً میرے لئے تمام احباب کے خطوط اور پیغامات کا جواب دینا ممکن نہیں۔ اس لئے اس تحریر کے ذریعہ میں اپنی طرف سے اور تمام افراد خاندان کی طرف سب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ خدا تعالیٰ سب کو بہترین جزاء عطا فرمائے اور فضلوں سے نوازے۔ آمین۔ نیز درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم صوفی حبیب احمد صاحب شیخوپورہ ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد یونس صاحب حافظ آباد فضل عمر ہسپتال میں دل کی تکلیف کی وجہ سے داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

اپنے بھائی کی ہمدردی کرنا صدقات خیرات کی طرح ہی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

6- تبلیغ 1375 ہش   6 - فروری 1996ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

1۔ شیخ نظام الدین" کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ کا سخت عتاب ان پر ہوا۔ اور حکم ہوا کہ ایک ہفتہ تک تم کو سخت سزا دی جائے گی۔ جب وہ دن آیا تو وہ ایک مرید کی ران پر سر رکھ کر سوئے تھے۔ اس مرید کو جب بادشاہ کے حکم کا خیال آیا تو وہ رویا۔ اور اس کے آنسو شیخ پر گرے جس سے شیخ بیدار ہوا اور پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے۔ اس نے اپنا خیال عرض کیا اور کہا کہ آج سزا کا دن ہے۔ شیخ نے کہا کہ تم غم مت کھاؤ ہم کو کوئی سزا نہ ہوگی۔ میں نے ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مارکھنڈ گائے مجھے مارنے کے واسطے آئی ہے۔ میں نے اس کے دونوں سینگ پکڑ کر اس کو نیچے گرا دیا ہے' چنانچہ اسی دن بادشاہ سخت بیمار ہوا۔ اور ایسا سخت بیمار ہوا کہ اسی بیماری میں مر گیا۔

2۔ اگر انسان کا وجود اللہ تعالیٰ کے بغیر ہوتا تو کچھ شک نہیں بڑی مصیبت ہوتی 'مگر اب تو ذرہ ذرہ کی حفاظت وہ ایک ذات کر رہی ہے۔ پھر کس بات کا غم اور خوف ہے۔ اس کی قدرتیں عجیب ہیں اور اس کے تصرفات بے نظیر۔ قادر خدا کو مان کر (صاحب ایمان) کبھی غمگین نہیں ہوتا۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کچھ کرتا ہے اسی میں خیر و برکت ہوتی ہے۔(-) دہریہ مزاج اور اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لانے والے کی زندگی اس وقت تک عمدہ اور بے خوف و خطر ہوتی ہے جب تک اس پر مصائب اور مشکلات کا حملہ نہیں ہوتا۔ لیکن جب خفیف سی مشکلات بھی آکر ظاہر ہوتی ہیں تو اس کی عقل مار دیتی ہیں اور وہ ان کی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس کی امید اللہ تعالیٰ پر ہوتی ہی نہیں اور اسباب اسے مایوس کر دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں ذرا ذرا سی بات خلاف مزاج پیش آجانے پر بعض اوقات یہ لوگ خود کشیاں کر لیتے ہیں۔

3۔ (صاحب ایمان) قوی دل ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس کا بھروسہ خدا تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ اس پر اگر مصائب آئیں تو وہ اس کو پست ہمت نہیں بناتیں بلکہ وہ مصائب میں اور بھی قدم آگے بڑھاتا ہے۔ اس کا ایمان پہلے سے اور زیادہ مضبوط ہوتا ہے اور سچ پوچھو تو ایمان کا مزہ اور لذت انہیں دنوں میں آتی ہے اور ایمان انہیں ایام کے لئے ہوتا ہے۔ صحت کی حالت میں جبکہ نہ کوئی مالی غم ہو نہ جانی بلکہ ہر قسم کی آسائش اور امن ہو اس وقت کافر اور غیر کافر کی حالت یکساں ہو سکتی ہے لیکن مصیبت اور بیماری اور دوسری مشکلات میں ان باتوں کا امتحان ہو جاتا ہے اور ثابت ہو جاتا ہے کہ کون اللہ تعالیٰ سے قوی تعلق رکھتا ہے اور اس کی قدرتوں پر ایمان لاتا ہے اور کون اس کا شکوہ کرتا ہے اور اس سے ناراض ہوتا ہے۔

4۔ مصیبت اور دکھ ایمان کا ایک کامل معیار ہے اسی سے پہچانا جاتا ہے کہ کون صبر کرتا ہے۔ صبر کیا ہے؟ یہ بھی ایمان ہی کا نتیجہ ہے۔ مصیبتوں میں جب (صاحب ایمان) صبر کرتا ہے تو یہ صبر بھی ایک نئے رنگ کا صبر معلوم ہوتا ہے کہ کافر اس صبر میں مشابہت نہیں رکھتا۔ اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کا معاملہ بھی ایک نئے رنگ کا معاملہ ہوتا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ایک نیا خدا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس پر ایمان لا کر معرفت میں ترقی ہوتی ہے۔ جب مشکلات اور مصائب کی وجہ سے (صاحب ایمان) دعائیں کرتا ہے تو دو فائدے ہوتے ہیں ایک تو وہ مصائب بجائے خود اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں۔ دوسرے ان دعاؤں کے ذریعہ ان سے نجات بھی ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ پر اور اس کی قدرتوں پر ایمان بڑھتا ہے۔

ہیں عزم مصمم کے کمالات' ترقی
کچھ کر کے دکھاؤ گے تو منواؤ گے لوہا
جی اپنا کڑا کر کے جو سہ لو گے مصائب
مٹی بھی اگر ہو گے تو بن جاؤ گے لوہا

ابو الاقبال

O

یہ کیا کہ میری یاد میں آنکھیں بھی نم نہیں
یہ غم بھی کیسا غم ہے کہ اظہارِ غم نہیں

میں گھوم پھر کے لَوٹ گیا اپنے گھر کی سمت
شاید مری گلی ترے کوچے سے کم نہیں

مَیں ہوں اگر مریض تو کیسا مریض ہوں
سانسیں تو آ رہی ہیں مگر دم میں دم نہیں

جو کچھ لکھا جریدۂ عالم پہ ثبت ہے
ہاں ایک میرا نام کہیں بھی رقم نہیں

جو بات منہ سے نکلی وہ تاریخ بن گئی
بس اِک نہیں تو حصّۂ تاریخ ہم نہیں

رنج و الم کی بھینٹ کبھی چڑھ کے دیکھنا
یہ زہر' جامِ جم سے کسی طرح کم نہیں

بگٹٹ نسیم بھاگ رہا ہوں ہر اِک طرف
مجھ کو سفر کے شوق میں منزل کا غم نہیں

نسیم سیفی

تمہاری طرف سے خدا کی طرف حرکت کرنا ضروری ہے

اگر خدا تعالیٰ کی طرف ذرا سی حرکت کرو گے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا۔ لیکن اول تمہاری طرف سے حرکت کا ہونا ضروری ہے یہ خام خیال ہے کہ بلا حرکت کئے اس سے کسی قسم کی توقع رکھی جاوے یہ سنت اللہ اسی طریق سے جاری ہے کہ ابتداء میں انسان سے ایک فعل صادر ہوتا ہے پھر اس پر خدا تعالیٰ کا ایک فعل نتیجتہ" ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ایک شخص اپنے مکان کے کل دروازے بند کر دے گا تو یہ بند کرنا اس کا فعل ہوگا خدا تعالیٰ کا فعل اس پر یہ ظاہر ہوگا کہ اس مکان میں اندھیرا ہو جاوے گا لیکن انسان کو اس کوچہ میں پڑ کر صبر سے کام لینا چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

1976ء کے متعلق لجنہ اماء اللہ کی تاریخ میں درج ہے کہ۔

اس سال کا اہم ترین واقعہ حضرت (امام جماعت الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ریاست ہائے متحدہ امریکہ و کینیڈا کا دورہ ہے جس کے نتیجہ میں وہاں کی جماعتوں میں نمایاں بیداری پیدا ہوئی۔ اور اسی دورے میں (حضرت صاحب) نے گوٹن برگ (سویڈن) کی "بیت" کا افتتاح بھی فرمایا۔ (حضرت صاحب) 20 جولائی 1976ء کو صبح ساڑھے پانچ بجے ربوہ سے کار کے ذریعے لاہور تشریف لے گئے اور اسی دن ساڑھے گیارہ بجے بذریعہ طیارہ کراچی روانہ ہوئے۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم بھی آپ کے ہمراہ تشریف لے گئیں۔ (حضرت صاحب) نے سفر پر روانگی سے ایک دن قبل بیت مبارک میں مغرب کے بعد اپنے سفر کے سلسلہ میں اجتماعی دعا کروائی۔ دعا سے قبل (حضرت صاحب) نے یہ فرمایا۔

(اللہ نے چاہا تو) کل میں امریکہ اور یورپ کے سفر پر روانہ ہو رہا ہوں۔ گوٹن برگ (سویڈن) میں نئی تعمیر شدہ "بیت" کا افتتاح کرنے کے علاوہ امریکہ اور یورپ کے مشنوں کا دورہ کرنے کا بھی ارادہ ہے۔

ہمارا ہر کام اللہ ہی کے لئے ہے اپنے لئے کوئی کام نہیں ہے۔ اور جس سے ہمیں کوئی امید ہے وہ اللہ ہی کی ذات ہے اس کے در کے سوا کوئی در نہیں ہے۔ اس لئے اب ہم دعا کریں گے اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اپنی رحمت سے اس سفر کو کامیاب کرے۔ اور جس مقصد کے لئے یہ سفر کیا جا رہا ہے اسے پورے کرنے کے سامان مہیا فرمائے۔ اور دین حق کا ہر جگہ بول بالا ہو۔ اور گھر گھر دین حق کا جھنڈا لہرانے لگے۔

21 جولائی کو (حضرت صاحب) ساڑھے تین بجے کراچی سے بذریعہ طیارہ لندن روانہ ہوئے۔ 25 جولائی ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر (حضرت صاحب) لندن سے روانہ ہو کر پونے آٹھ بجے شام واشنگٹن پہنچے۔ ڈلاس کے ہوائی مستقر پر امریکہ اور کینیڈا کی احمدی جماعتوں کے کم و بیش تین صد احباب نے (حضرت صاحب) کا نہایت پر تپاک اور والہانہ خیر مقدم کیا۔ (حضرت صاحب) کا سرزمین امریکہ کا یہ پہلا دورہ تھا۔ امریکہ کی سرزمین میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانے میں ہی دعوت الی اللہ کی بنیاد قائم ہو گئی تھی۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی (پیش خبری) کے مطابق ڈاکٹر ڈوئی کی ہلاکت کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اہل امریکہ پر اتمام حجت کرنے کا سامان مہیا کر دیا تھا۔ اور کئی سعید فطرت حق قبول کر چکے تھے۔ چنانچہ مشہور امریکن مسٹر ویب نے حضرت صاحب کے ذریعے دین حق قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ لیکن منظم رنگ میں وہاں پہ 1920ء میں احمدیہ مشن قائم ہوا اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دو بزرگ رفقاء یعنی حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت مولوی محمد دین صاحب کو امریکہ جا کر پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ ان کے بعد محترم صوفی مطیع الرحمان صاحب نے لمبا عرصہ امریکہ میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا۔ اور احمدی جماعتیں قائم کیں۔ آپ کے بعد سے بہت سے مبشرین وہاں جاتے رہے بلکہ دو مربیوں نے تو جام [illegible] بھی اس سرزمین میں نوش فرمایا۔ امریکہ کے مختلف علاقوں میں مختلف جماعتیں قائم ہیں اور اٹھارہ جگہ میں لجنات بھی قائم ہو چکی ہیں۔

اس تاریخی دورے کے موقعہ پر احمدیہ مشن واشنگٹن نے حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اور جماعت احمدیہ کے تعارف پر مبنی انگریزی میں ایک مختصر بلیٹن تقسیم کیا۔ مشن کے زیر اہتمام قائم ہونے والے ماہوار رسالہ دی مسلم سن رائز نے بھی ایک خصوصی باتصویر خیر مقدم نمبر شائع کر کے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غائت۔ دنیا بھر میں دین حق کی اشاعت کے متعلق قیمتی مضامین سے اسے مزین کیا۔ لجنہ اماء اللہ امریکہ نے بھی اپنے رسالہ عائشہ کا خیر مقدمی شمارہ شائع کیا۔

واشنگٹن میں حضرت صاحب کا قیام چھ روز رہا۔ 25 جولائی 1976ء تا 31 جولائی 1976ء ان ایام میں حضرت صاحب نے دعوت الی اللہ کے نظام کو زیادہ موثر اور نتیجہ خیز بنانے کے سلسلہ میں وہاں اشاعت دین حق کا فریضہ سر انجام دینے والے مربیان کو بیش قیمت ہدایات سے نوازا۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی جماعت ہائے احمدیہ کے امرائے کرام نے دعوت الی اللہ اور تربیت کے نظام میں وسعت پیدا کرنے کے فیصلے فرمائے۔ احمدیہ مشن واشنگٹن کا معائنہ فرمایا۔ جمعہ پڑھانے اور خطبہ ارشاد فرمانے کے علاوہ امریکہ کے احمدی احباب کے لئے کسی موزوں مقام پر کمیونٹی سنٹر کے قیام کا جائزہ لیا۔

28 جولائی 1976ء بروز بدھ سات بجے شام لجنات اماء اللہ واشنگٹن۔ بالٹی مور۔ اور نیویارک نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ اور حضرت صاحب کے اعزاز میں احمدیہ مشن ہاؤس واشنگٹن میں وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا۔ اس تقریب میں ان ہر سہ مقامات کی پچاس کے قریب خواتین کے علاوہ محترمہ صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب محترمہ امتہ البصیر بیگم سید داؤد احمد صاحب واشنگٹن اور نصرت جہاں صاحبہ بیگم سید محمود احمد صاحب آف سیا چیوسٹ نے بھی شرکت کی۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے مشن ہاؤس میں تشریف لانے پر محترمہ ادیبہ عباس صاحبہ صدر لجنہ واشنگٹن نسیم۔ ایل۔ صاحبہ سابق نیشنل صدر لجنات امریکہ۔ مسٹر آمنہ صاحبہ اور لجنات کی دیگر عہدہ داران نے آپ کا پر تپاک خیر مقدم کیا۔ آپ نے جملہ خواتین کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ اس تقریب کا آغاز تلاوت کلام الہیٰ سے ہوا۔ پھر لجنہ اماء اللہ امریکہ کی سیکرٹری تعلیم محترمہ عائشہ شریف صاحبہ نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے امریکہ کی لجنات اماء اللہ کی طرف سے آپ کی خدمت میں اھلاً سھلاً و مرحبا عرض کیا۔ اور امریکہ میں آپ کی تشریف آوری پر از حد مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اس امر کو لجنات اماء اللہ امریکہ کی بہت بڑی خوش نصیبی قرار دیا کہ انہیں حضرت امام جماعت الثالث اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو خوش آمدید کہنے اور مرکز سلسلہ سے بارہ ہزار میل دور ہونے کے باوجود آپ کے روح پرور ارشادات سے مستفید ہونے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

انہوں نے کہا یہ حضرت صاحب اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی شفقت بے پایاں کا درخشندہ ثبوت ہے کہ آپ نے ہزارہا میل کا طویل سفر اختیار کر کے اور امریکہ تشریف لا کر یہاں کے احمدی بھائیوں اور بہنوں کے لئے روحانی مسرتوں کے سامان کئے۔ اور انہیں روحانی مسرتوں سے مالا مال کرنے کا ایک ایسا موقعہ عطا فرمایا جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ بعدہ محترمہ فاطمہ میر صاحبہ نے تقریر کرتے ہوئے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی تشریف آوری پر اپنے دلی جذبات مسرت کا اظہار کیا۔ آخر میں سیدہ بیگم صاحبہ نے امریکہ کی لجنات اماء اللہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی امریکی بہنوں کے ساتھ ملاقات پر از حد مسرت کا اظہار فرمایا۔ اور انہیں نئی نسلوں کی تربیت اور غلبہ دین حق کے ضمن میں ان پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

ملک محمد عبداللہ

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس سلسلہ عالیہ کے چوٹی کے عالم باعمل مناظر اور صاحب قلم بزرگ تھے۔ مجھے آپ کے ساتھ بطور نائب ناظم تالیف و تصنیف کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ 1956ء کے جلسہ سالانہ پر جماعت کے جن تین نامور علماء کو حضرت امام جماعت الثانی نے خالد   کے خطاب سے نوازا تھا ان میں آپ کا نام بھی شامل تھا۔ دوسرے دو نامور علماء جناب مولانا ابو العطاء صاحب اور ملک عبد الرحمان صاحب خادم گجراتی تھے۔ اللہ تعالیٰ سب کے درجات بلند فرمائے۔

حضرت مولانا صاحب کو یہ شرف بھی حاصل تھا کہ جب بھی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ربوہ سے باہر تشریف لے جاتے۔ عموماً" آپ کو مقامی امیر مقرر فرماتے۔ ایسے ہی ایک موقع پر جب آپ مقامی امیر تھے ہم دونوں لاہور جا رہے تھے۔ حضرت مولوی صاحب کا پروگرام شام سے پہلے واپس آنے کا تھا۔ راستہ میں پنڈی بھٹیاں سے تین میل قبل بس کا ٹائی راڈ خراب ہو گیا جس کی وجہ سے بس ڈرائیور کے کنٹرول میں نہ رہی وہ ادھر ادھر ڈولنے لگی۔ سواریوں میں حد درجہ سراسیمگی پھیل گئی۔ حضرت مولانا صاحب اپنی سیٹ پر مضبوطی سے بیٹھے ہوئے زیر لب دعائیں پڑھ رہے تھے۔ مجھے فرمایا کہ (۔) دعا پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پریشانی سے بچائے۔ آگے سڑک پر مرمت کے لئے ریت کا ایک انبار پڑا تھا بس سیدھی اس ریت میں گھس کر کھڑی ہو گئی اور سواریوں کی جان میں جان آئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ حضرت مولانا صاحب کے جو قریب سواریاں تھیں اور انہوں نے مولانا صاحب کو اس موقع پر دعائیں پڑھتے سنا تھا آپ کی نہایت شکر گزار ہوئیں اور ان سب نے یہ کہا کہ اس بزرگ کی دعا کی خاطر اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت فرمائی ہے۔ لاہور جانے کے لئے ہم نے دوسری بس پکڑی۔ لیکن میں نے حضرت مولوی صاحب کو اصرار کے ساتھ واپس ربوہ کی بس پر سوار کر دیا کہ آپ مقامی امیر بھی ہیں لاہور کا جو کام ہے مجھے بتا دیں اور آپ ربوہ پہنچیں۔ چنانچہ آپ نے میری اس درخواست کو منظور فرما لیا اور ربوہ واپس تشریف لے گئے۔

1953ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف زبردست تحریک ہوئی جس کے نتیجہ میں احمدیوں کو زبردست جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ فسادات کے بعد گورنمنٹ نے اس کے لئے جسٹس منیر کی قیادت میں ایک انکوائری کمیشن مقرر کیا جو کئی ماہ تک لاہور میں جاری رہا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اس اہم کمیشن میں جماعت احمدیہ کا صحیح موقف بیان کرنے کے لئے جماعت کے علماء اور وکلاء کا ایک بورڈ مقرر فرمایا۔ اس میں حضرت مولانا صاحب بھی شامل تھے۔ یہ کارروائی کئی ماہ تک جاری رہی۔ ان ایام میں حضرت مولوی صاحب کو لاہور میں رہنا پڑتا تھا۔ آپ کی عدم موجودگی میں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان ... . فہیمہ ندیم

محترم محمد امجد خان

میرے پیارے والد صاحب محترم محمد امجد خان 5 جون 1995ء کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔

آپ 16 فروری 1937ء کو لاہور میں پیدا ہوئے آپ ڈاکٹر محمد یعقوب خان وفات یافتہ جو کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے پروفیسر تھے' کے لخت جگر تھے۔ پیشے کے لحاظ سے میرے ابو فارماسسٹ تھے۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے (ایم۔فارمیسی) کیا تھا اور سرکاری ملازم تھے۔

میرے ابا جان پیدائشی احمدی تھے میرے دادا جان بھی جماعت کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے تھے۔ آپ حضرت امام جماعت الثانی کے معالج بھی رہ چکے ہیں۔ میرے پیارے ابو بھی مذہب کے ساتھ گہرا لگاؤ رکھتے تھے۔ آپ احمدیت کے سچے شیدائی تھے۔ پانچ وقت کے عبادت گزار تھے عبادات کی عادت آپ کو بہت بچپن سے ہی پڑ گئی تھی طبعاً بے حد سادہ تھے۔ سادہ کپڑے پہنتے تھے اور نمود و نمائش سے عاری تھے۔ کھانے میں بھی ہر چیز شوق سے کھالیتے کسی چیز میں نقص نہ نکالتے طبعاً درویش صفت تھے۔

ویسے تو ہر باپ کو اپنی اولاد سے پیار ہوتا ہے لیکن ہمارے ابو میں یہ جذبہ غیر معمولی طور پر نمایاں تھا۔ ہر بچے سے انفرادی طور پر گہرا لگاؤ رکھتے تھے۔ ہم بھائی بہنوں کی تربیت پر بہت زور دیتے تھے۔ ہنس مکھ شفیق اور محبت کا پیکر تھے جو کہ اپنی شبانہ روز کی دعاؤں سے ہم سب کو فیضیاب کرتا تھا ان کی دعاؤں کے ثمرات خدا نے ہمیں بخشے مجھے نہیں یاد پڑتا کہ آج تک کبھی ابو نے ہمیں ڈانٹا ہو۔ اگر مارکس کم ہوں تو کہتے تھے بیٹے آگے سے زیادہ محنت کرنا لیکن اگر عبادت میں کوتاہی ہوتی تھی تو سختی سے سرزنش کرتے تھے۔ ہم بھائی بہنوں کو بہت چھوٹی عمر میں اپنے ساتھ عبادت کے لئے کھڑا کر لیتے تھے۔ بلکہ ہمارے اور کزنز کو بھی عبادت کی تلقین کرتے اور جماعت میں شامل کرتے' مغرب اور عشاء کی عبادت اکثر ہمارے گھر ضرور باجماعت پڑھی جاتی فجر کے لئے ابو ہمیں بیدار کرتے۔ ہم نے عبادت کسی کتاب سے یاد نہیں کی بلکہ ابو سے سن سن کر سیکھی آپ عبادت تھوڑی اونچی آواز میں پڑھتے تھے اتنی کہ اگر کوئی آپ کے ساتھ کھڑا ہو تو اسے بھی سنائی دے۔ آپ لمبی عبادت پڑھا کرتے تھے بلکہ ہمیں بھی ترغیب دیتے تھے کہ ٹکریں نہ مارا کرو اور صحیح طریقے سے پڑھا کرو۔

خدا کی راہوں پر چلنے' صبر و حوصلہ اور آداب و اخلاق کے ساتھ ساتھ نظام قدرت ثانیہ سے محبت اور وابستہ رہنے کی بہت تلقین کرتے تھے۔ جب تک جلسہ سالانہ ربوہ ہوتا رہا ہے آپ باقاعدگی سے ہم سب کے ساتھ جاتے رہے ہیں۔ جمعہ پر بھی باقاعدگی سے جاتے تھے بلکہ جب میں چھوٹی تھی تب مجھے اپنے ساتھ لے جاتے تھے پھر تاریخ احمدیت کی باتیں اکثر سناتے رہتے درثمین پڑھنے اور سننے کے بے حد شوقین تھے اتنی نظمیں سنا اور پڑھا کرتے تھے کہ اکثر تو ہمیں سن سن کے زبانی یاد ہو گئی ہیں بلکہ ہمیں دعائیں بھی انہیں اشعار کی صورت میں دیتے۔

دے ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت

بارہ گارہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

ہم ایک بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ آپ ہم پانچوں سے بے حد پیار کرتے تھے۔ بیٹیوں سے بے حد پیار کرتے تھے۔ بلکہ ہمارے نام بھی اسی طرح لیتے تھے جیسے دعا دے رہے ہوں یا نام کے ساتھ جان لگا کر بات کرتے تھے۔ "میری چندا" میری چاندنی کہہ کر پکارتے تھے ہماری والدہ صاحبہ کا بھی بے حد احترام کرتے تھے۔ جتنے شفیق باپ تھے اتنے ہی شفیق شوہر' میری والدہ کو اکثر زوجہ محترمہ کہہ کر پکارتے تھے۔ مذہب سے بے حد لگاؤ کے باوجود ہم بچوں پر کبھی کوئی پابندی یا سختی نہیں کی بلکہ پڑھائی سے لے کر ہماری شادی کے معاملات میں ہمارے ساتھ شفقت کا برتاؤ کیا ہر کام میں ہمارا حوصلہ بڑھایا جن دنوں ابو بیمار تھے میں ایم ایس سی کا امتحان دے رہی تھی چونکہ پریشانی کے باعث صحیح طرح پڑھ نہیں رہی تھی تو آپ مجھے کہتے تھے کہ تم فکر نہ کرو اللہ تمہیں اعلیٰ کامیابی دے گا اور واقعی ان کی دعائیں رنگ لائیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اعلیٰ کامیابی سے نوازا۔

آپ اللہ توکل آدمی تھے کبھی ہماری والدہ نے کسی پریشانی کا ذکر کرنا' تو ہمیشہ آپ یہی کہتے تھے کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

دردمند اور حساس دل رکھنے والے تھے لوگوں کا کام Out of the way بھی کر دیتے تھے ابو کا ایک اور وصف ہر عزیز کی غمی خوشی میں شرکت کرنا تھا موقع کی مناسبت سے ہمدردی اور خیرخواہی کرنے کی کوشش سے شادی بیاہ میں شریک ہوتے اگر کوئی دعا کے لئے کہتا تو توجہ سے بات سنتے اور باقاعدہ دعا کرتے۔

میرے ابو کو جگر کی بیماری تھی۔ حضرت صاحب کا ہومیو پیتھک علاج بھی کرتے رہے۔ ایک دفعہ عیادت کے لئے آنے والے ایک دیہاتی مہمان نے کہا کہ ہمارا مرشد و پیر ہے جو جگر کا بہت اچھا علاج کرتا ہے اور بہت لوگوں کو افاقہ ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ میرا مرشد کامل ہے اور میں اسی کا علاج کرتا ہوں۔ شدید بیماری اور غشی کی حالت میں بھی سب تعریف اللہ کے لئے ہے کہتے تھے کبھی تکلیف کی شکایت نہیں کی بلکہ منہ سے ہمیشہ اللہ کی حمد جس بچے نے بھی آپ کی خدمت کی' ساتھ ساتھ شکریہ ادا کرتے اور دعائیں دیتے شفقت اور پیار کا اظہار کرتے۔ میرے بھائی نے بہت خدمت کی اس کو بہت دعائیں دیتے میرے تایا کے بیٹوں نے بھی بہت خدمت کی ان کو بھی بہت دعائیں دیتے اور شفقت و پیار کا اظہار کرتے۔

ابو جان نے ایک بھرپور زندگی گزاری۔ وہ زندگی کو خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت سمجھتے تھے۔ دعاؤں پر بہت یقین رکھتے تھے۔ اپنی والدہ اور میری نانی کو بھی اکثر دعاؤں کے لئے کہتے تھے۔ اپنی والدہ سے بے حد محبت کرتے تھے۔ آخری ایام میں جب ان سے ملتے تو انہیں بہت چومتے اور عبادت میں ہمیشہ اپنی والدہ کی صحت کے لئے دعا کرتے تھے۔

بیماری کے ایام میں ہسپتال اور گھر میں ان کی عیادت کے لئے آنے والوں کا ہجوم اس حقیقت کا مظہر ہے کہ بہت سے لوگ ان سے محبت کرتے تھے۔

آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ ہمارا گھر ان کے وجود سے خالی ہے مگر خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے وجود کی برکتیں ہمیشہ ہمارے گھر جاگزیں رہیں اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز ہماری امی جان کو صحت و تندرستی سے تادیر سلامت رکھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کو جنت کے اعلیٰ مقام پر جگہ دے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

تعارف ... . مولانا عبدالباسط شاہد

ریویو آف ریلیجنز

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعوت وارشاد کی مہم میں آپ کی زندگی میں آپ کے بلند عزائم اور تائید الٰہی سے ریویو آف ریلیجنز کے نام سے کم و بیش ایک صدی پہلے جاری ہونے والا رسالہ جو پہلے قادیان اور پھر ربوہ سے شائع ہوتا تھا آجکل لندن سے شائع ہو رہا ہے۔ اس وقت اس بین الاقوامی شہرت کے رسالہ کا جنوری 1996ء کا شمارہ زیر نظر ہے جو جلد نمبر 91 کا پہلا پرچہ ہے۔

اس رسالہ میں ایڈیٹوریل کے علاوہ تاتار کی مختصر تاریخ۔ تاتارستان میں مذہبی حالات و ترقی۔ روزہ۔ آخری زمانہ کی نشانیاں۔ اخلاقی قدار۔ ہماری (-) سوسائٹی کی اقتصادیات جیسے اہم مضامین شامل ہیں۔ مذہبی اختلافات کو دور کرنے کے لئے اور مذہبی مباحثات میں توازن و اعتدال پیدا کرنے کے سلسلہ میں نہایت اہم لائحہ عمل کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دو اقتباسات کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ ملفوظات وہ خزانہ ہے جسے حاصل کرنے کے لئے ہمارے بزرگ دور دراز کے سفر کی مشقتیں اور اخراجات برداشت کر کے دیوانہ وار قادیان پہنچتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ حضرت صاحب کی زبان مبارک سے نکلنے والے ہر لفظ کو حرز جان بنا کر سعادت دارین حاصل کریں۔ اس روحانی خزانہ کے اردو زبان میں ہونے کی وجہ سے اس سے محدود طبقہ ہی فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ اس بیش بہا خزانے کا انگریزی ترجمہ اس کی افادیت میں وسعت پیدا کرے گا اور آئندہ نسل کی بہتر تربیت کا ضامن بنے گا۔

ہمارے اس گراں قدر رسالہ کے ایڈیٹوریل بورڈ میں جس کے چیئرمین ہمارے نوجوان فاضل مکرم نصیر احمد قمر صاحب ہیں مردوں کے علاوہ خواتین کے نام بھی شامل ہیں اسی طرح مضمون نگاروں میں بھی خواتین کے نہایت بلند پایہ علمی مضامین کی موجودگی بہت ہی خوشکن اور حوصلہ افزا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم نے جس کے قیام پر اب نصف صدی سے زیادہ کا زمانہ گزرتا ہے۔ اب تک خواتین کی جو ریزرو فورس تیار کی تھی وہ بھی اب دعوت و اشاعت اور تعلیم و تربیت کے میدان میں مردوں کے دوش بدوش ترقی و مسابقت کی دوڑ میں برابر شامل ہو رہی ہے۔

اس بلند پایہ رسالہ میں جہاں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اپنی تحریر کے علاوہ ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کے رشحات قلم اس کی علمی حیثیت و افادیت میں اضافہ کا باعث بن رہے ہیں وہاں نئے لکھنے والوں کے نام اس امر کے غماز ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری نئی نسل دینی علوم میں اچھی خاصی دسترس رکھتی ہے اور جماعت کی ہمہ جہتی ترقی میں یہ ایک بہت ہی نمایاں اور قابل ذکر ترقی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے پیارے امام کی نقل مکانی اور انگلستان میں قیام کے اور بے شمار ثمرات کی طرح یہ بھی ایک بہت شیریں پھل ہے کہ نوجوانوں میں دینی علوم کی تعلیم و تحقیق میں دلچسپی بڑھ رہی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خواہش تھی کہ انگریزی دان طبقہ کو دین کی صداقت اور خوبیاں بتانے کے لئے انگریزی زبان میں ایک رسالہ نکالا جائے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف یہ کہ ریویو آف ریلیجنز برابر شائع ہو کر دور و نزدیک تعلیم' تربیت کا کام کر رہا ہے وہاں اس کے ساتھ ساتھ مختلف ممالک میں درجنوں احمدی رسالے انگریزی اور دوسری عالمی زبانوں

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب امیر جماعت کھاریاں

محترم چوہدری سعد الدین صاحب

برادرم مولوی سعد الدین صاحب ایم اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کھوٹہ حضرت مولانا مولوی فضل الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں (جن کا نام نامی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں تیسرے نمبر پر ہے) کے فرزند تھے۔ ان کے (اور راقم کے) چھوٹے بھائی ڈاکٹر کریم الدین صاحب جو ہرنائی ہسپتال میں سب اسسٹنٹ سرجن تھے اپریل 1947ء میں چند یوم بیمار رہ کر فوت ہو گئے اور پسماندگان کو اپنی طبی امداد اور جملہ اخلاق فاضلہ کے فیوض سے محروم فرما گئے۔

ڈاکٹر صاحب کا وجود اگرچہ بے شمار صفات کا حامل تھا۔ اور ان کی جوان مرگ اور بے وقت جدائی ایک ناقابل برداشت صدمہ تھا۔ لیکن موصوف برادرم مولوی سعد الدین صاحب کی موجودگی اس صدمہ میں کافی حد تک ڈھارس کا موجب تھی۔ اگرچہ وہ کمی اور وہ خلا جو ڈاکٹر کریم الدین صاحب نے جماعت احمدیہ علاقہ کھاریاں کے لئے خصوصاً اور سلسلہ احمدیہ کے لئے عموماً" پیدا کیا تھا۔ پورا ہونا تو ممکن نہیں تھا۔ مگر مولوی سعد الدین صاحب کا وجود اس میں کافی حد تک کمی کا باعث تھا۔ ان کا بدل زمانہ قریب میں پیدا ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ اور علاقہ ہذا ایک عالم باعمل کی خدمات سے محروم ہو گیا ہے۔ والد صاحب (مستجاب الدعوات) تھے۔ آپ نے ایک خواب بیان فرمائی کہ مجھے ارشاد ہوا ہے...... میں تجھے ایک پاک بیٹا عطا کروں گا آپ کا خیال تھا کہ یہ خواب اسی بیٹے (سعد الدین) کے متعلق ہے۔ کیونکہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ وہ تمام صفات جو ایسے انسانوں میں ہوا کرتی ہیں۔ اس وجود کے اندر پائی جاتی تھیں۔ والد صاحب نے اپنی وفات سے چند گھنٹے پیشتر مجھے مندرجہ ذیل وصیت فرمائی۔

(1) میں ہمیشہ اپنی زندگی میں آپ لوگوں کو کہا کرتا تھا کہ دنیا فانی ہے۔ اور خدا کی یاد باقی رہنے والی چیز ہے۔ اب بھی میری یہ وصیت ہے کہ دنیا ناپائیدار ہے۔ یاد خدا باقی رہنے والی ہے۔

(2) مال و دولت انسان کی کوشش کا نتیجہ نہیں۔ یہ خدا کے فضل سے آتا ہے۔

(3) خدا کے راستے میں مال خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔

(4) سعد الدین خدائی انسان ہے۔ اس کی بات ماننی ہوگی۔ چھوٹا ڈاکٹر کریم الدین بھی اچھا ہے آپ کی عمر پچاس سال کے قریب تھی۔ ابتداء میں عربی تعلیم والد صاحب سے اور زمانہ تعلیم سکول میں حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی سے اور قادیان میں حضرت مولوی شیر علی صاحب سے حاصل کی اپنی خداداد قابلیت و ذہانت کی وجہ سے ہمیشہ اپنے ہم سبقوں سے ممتاز رہے اور سوائے میٹرک کے تمام امتحانات ایم اے تک پرائیویٹ پاس کئے۔ پانچ سال تک ڈسٹرکٹ بورڈ گجرات میں بطور انگلش ماسٹر کام کرتے رہے۔ سکول کے سالانہ معائنہ کے وقت انسپکٹر آف سکولز مسٹر ولسن نے آپ کا کام دیکھ کر ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب کو فرمایا کہ یہ ایک ہیرا ہے۔ جو بورڈ کے سکولوں میں خراب ہو رہا ہے چنانچہ انہوں نے اسی وقت آپ کی تقرری گورنمنٹ ہائی سکول جہلم میں کردی۔ اور آپ کے کارہائے نمایاں کے عوض میں بلا توقف گورنمنٹ نے انہیں اے ڈی آئی آف سکولز لائن میں لے لیا۔ ضلع راولپنڈی میں گوجر خاں کوہ مری خاص راولپنڈی تحصیلوں میں اے ڈی آئی شپ کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آخر میں انہیں کھوٹہ ہائی سکول کی ہیڈ ماسٹری پر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ جہاں سے آپ نے سفر آخرت اختیار کیا۔ ہر صبح تلاوت کلام الٰہی نہایت خوش الحانی سے فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی آواز میں ایک جادو تھا۔ جو راہ چلتے مردوں کو مسحور کرتا ہوا انہیں کھڑا ہونے پر مجبور کرتا تھا۔ تقریر ایسی دلپذیر ہوا کرتی تھی۔ کہ گھنٹوں تک لوگ اسے سنتے ہوئے 'اکتانے کا نام تک نہ لیتے تھے۔ سلسلہ احمدیہ کے فدائی تھے۔ موصی تھے۔ باوجودیکہ کافی تنخواہ ملتی تھی مختلف چندہ جات اور بے کسوں اور ناداروں کی امداد کے بعد قلیل رقم اپنی حاجات کی براری کے لئے اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اور ہر ماہ کی آخری تاریخ ان کی جیب خالی ہوا کرتی تھی۔ جب کبھی کوئی دوست ان سے بچت کرنے کے لئے نصیحت کرتا۔ تو فرماتے جو اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ ہم ایسے بینک میں رقم جمع کرا رہے ہیں۔ جس کے ٹوٹنے کا امکان نہیں۔ اور جہاں دس بیس سو فی صدی منافع کی توقع نہیں۔ بلکہ سینکڑوں گناہ لا متناہی منافع کا سچا وعدہ ہے۔ آپ عالم باعمل۔ متقی۔ پرہیزگار ظاہر و باطن یکساں اور غریب پرور بندہ نواز تھے۔ دوستوں کے سچے دوست اور حقیقی ہمدرد تھے۔ خدا کے لئے ان کی دوستی تھی۔ اور جب کسی سے ناراضگی کا اظہار فرماتے تھے۔ تو اس میں بھی خدائی ناراضگی کا ڈر ہوا کرتا تھا۔ غرضیکہ جمیع صفات کاملہ کے مظہر اور صحیح صاحب ایمان تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرمائے اور انہیں اپنے مقام قرب سے نوازے۔

(الفضل 2۔ مارچ 1950ء)

بقیہ صفحہ 4

میں دعوت و اشاعت کی ذمہ داریاں باحسن طریق پوری کر رہے ہیں۔

آپ کا خط ملا

مکرم عبدالحمید احمد صاحب۔ امریکہ سے تحریر کرتے ہیں۔

آپ کی خدمت میں یہ خط تحریر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ

اخبار الفضل مورخہ 6۔ دسمبر 1995ء (95-12-6) میں صفحہ 5 پر "تعارف کے عنوان کے تحت حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب" مکرمی انور کاہلوں کی کتاب My Mentor کے آٹھویں لائن میں سیکنڈز (Seconds) یعنی پرانے کپڑے ترجمہ کیے گئے ہیں۔

اس ترجمہ کے تعلق سے مجھے کچھ تردد ہوا ہے میری تعلیم تو اتنی نہیں پھر بھی میرا خیال ہے جو (Secands) سیکنڈز کے معنی یہاں پر وہ ہیں جو کپڑے بعض فنی معمولی کوتاہی رہ جاتی ہے سلوائی میں کہیں دھاگہ زائد لگ گیا یا کپڑے کی بنائی میں کوئی رنگ یا ڈیزائن میں فرق رہ جائے اس کو اچھی کمپنیاں اور تاجر سیکنڈز میں فروخت کرتے ہیں۔ کپڑا تھان میں ہو یا سلا ہوا ہو۔ بالکل نیا ہوتا ہے پرانا نہیں ہوتا مگر اس کو (Seconds) قیمت کچھ کم کرکے فروخت کرتے ہیں۔ میرا تعلق حیدر آباد دکن انڈیا سے ہے ہمارے شہر حیدر آباد میں Bata کی دو تین دکانیں ایسی مخصوص ہیں جہاں باٹا کے Shoes(Seccnds) فروخت ہوتے ہیں یہ جوتے چپلیں پرانے نہیں ہوتے بلکہ ان کی بناوٹ میں کوئی ایسی معمولی خامی رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کو الگ کرکے سیکنڈز میں فروخت کیا جاتا ہے۔ یہ خامی اتنی معمولی ہوتی ہے کہ خاص تجربہ کار اسی لائن کے لوگ پہچان سکتے ہیں ورنہ ایک عام گاہک کے لئے اس خامی کا نکالنا ممکن نہیں ہے۔

میرا خیال ہے کہ محترم انور کاہلوں صاحب نے (Secands) انہی معنوں میں استعمال کیا ہے براہ کرم اس کی مناسب تصحیح فرمادیں تو مہربانی ہو گی۔

ویسے انگریزی ڈکشنری Websters میں Secands کے معنی درج ذیل ہیں۔

a- Next to the first in place or time

b- next to the place in value, excellence or degree

c- merchandise that is slightly flawed and does not meet the manufacturers standard for first

خاکسار اپنے لئے اپنے سب بچوں کے لئے بالخصوص میری دونوں پوتیوں راحیلہ و شبنم شکور احمد جو الرجی کی وجہ سے تکلیف میں رہتی ہیں۔ درخواست دعا کرتا ہے۔

دعوتِ الی اللہ

تیرہ و تار رہ کا مسافر نہ بن
ظلمتِ شب کی گھمبیرتا گھیر لیگی تجھے
تیرے قلب و نظر
تیرا ذوق سفر
تجھ سے چھن جائیں گے
کون جانے
تری چشم مایوس دیکھے گی کیا
کیسے کیسے ہیولے نظر آئیں گے
تیری آنکھوں ہی آنکھوں میں لہرائیں گے
چل نہ پائے گا تو
اور ترے چار سُو
ہر طرف - ہر طرف
چیختی سی صداؤں کی اک ہاؤ ہو
درندوں کی شکلیں نظر آئیں گی
جو ترے عزم و ہمت کو کھا جائیں گی
دیکھ 'میری طرف
میری آنکھوں سے آنکھیں ملا
مرے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لے
راہ اپنی بدل
اور شانہ بشانہ مرے ساتھ چل
مری رہ میں کرنیں ہیں انوار کی
میرے کردار کی
تیرہ و تار رہ کا مسافر نہ بن
اپنی رہ کو بدل
اور بدل اپنا ٹیڑھا چلن
آکہ باہم گر
اپنی منزل پہ رکھیں نظر
اور اکٹھے چلیں
اور پھُولیں پھلیں

نسیم سیفی

احمدی طلباء و طالبات

متوجہ ہوں

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جنہوں نے گزشتہ سال پنجاب یونیورسٹی لاہور میں مختلف شعبہ جات میں داخلہ لیا تھا۔ وہ اپنے اپنے شعبہ کا اوپن میرٹ (Open Merit) نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔ تاکہ وہ طلباء و طالبات جو امسال داخلہ لینا چاہیں ان کی مناسب راہنمائی کی جا سکے۔

(نظارت تعلیم)

دی نیوز انٹرنیشنل کے 29۔ جنوری 1996ء کے شمارے میں ڈاکٹر پرویز ہود بھائی جو قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں فزکس کے پروفیسر ہیں نے ایک مضمون "عبدالسلام ماضی اور حال" کے عنوان سے لکھا ہے۔ اگر آپ کو یہ مضمون مل سکے اور آپ انگریزی میں اسے پڑھ سکیں تو اسے ضرور پڑھیے۔ ہم اس کا ترجمہ عنقریب شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کولمبو میں ہولناک بم دھماکہ

سری لنکا کے دارالحکومت کولمبو میں گولہ بارود سے بھرا ہوا ایک ٹرک سٹیٹ بینک کی عمارت سے ٹکرا جانے سے بہت بڑی تعداد میں لوگ ہلاک ہوئے جبکہ سینکڑوں افراد زخمی ہیں۔ دن کے گیارہ بجے ایک ٹرک بینک کی عمارت کے باہر آیا جس سوار بعض لوگ چھلانگیں مار کر اتر آئے اور فائرنگ شروع کردی اس کے بعد ٹرک کو عمارت سے ٹکرا کر دھماکے سے اڑا دیا گیا۔ اگرچہ ابھی تک کسی تنظیم نے اس حادثے کی ذمہ داری قبول نہیں کی لیکن حکام کا کہنا ہے کہ یہ واضح طور پر تامل ٹائیگرز کی کارروائی ہے۔ تامل ٹائیگرز کو گزشتہ سال اس وقت شدید ہزیمت اٹھانا پڑی تھی جب ان کے ہیڈ کوارٹر جافنا پر سری لنکا کی فوج نے قبضہ کرکے وہاں پر سری لنکا کا پرچم لہرا دیا تھا۔ تامل ٹائیگرز کی بہت بڑی تعداد جافنا شہر چھوڑ کر چلی گئی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ وہ اپنی شکست کا بدلہ لیں گے۔ حالیہ بم دھماکہ تاملوں کی کامیاب ترین کارروائی قرار دیا جا رہا ہے۔

تامل ٹائیگرز کے ہیڈ کوارٹر پر سری لنکا کی فوج کے قبضے کے بعد سے ہی یہ کہا جا رہا تھا کہ اس سے تاملوں کا مسئلہ ختم نہیں ہوگا۔ آج بھی طاقت اس مسئلے کا حل نہیں ہے بلکہ سیاسی مذاکرات اور افہام و تفہیم سے ہی مسئلہ حل ہونے کی امید کی جا سکتی ہے۔

○○○

نرسیماراؤ کا استعفیٰ سے انکار

بھارتی وزیراعظم مسٹر نرسیماراؤ نے جین حوالہ کیس میں سپریم کورٹ کے ریمارکس کے بعد مستعفی ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ بھارتی حکمران کانگرس پارٹی کے ایک ترجمان نے صحافیوں کو بتایا کہ مسٹر راؤ اس کیس میں ملوث نہیں ہیں۔ نہ تو ان کے خلاف کوئی شہادت ہے اور نہ ہی جین کی ڈائری میں رشوت لینے والوں میں ان کا نام شامل ہے اس لئے ایسی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ استعفیٰ دیں۔

جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا سپریم کورٹ کے اس ریمارکس میں کہ 'کیس میں جو بھی ملوث ہو اس کے عہدے سے قطع نظر اس کے خلاف پوری کارروائی ہونی چاہئے' کانگرس کے ترجمان نے کہا کہ اس ریمارک کا رخ مسٹر نرسیماراؤ کی طرف نہیں ہے۔ اس لئے وزیراعظم نہیں سمجھتے کہ ان کے استعفے کے لئے کوئی اخلاقی بنیاد موجود ہے۔ جب ان سے کہا گیا کہ سپریم کورٹ نے سنٹرل بیورو آف انٹیلی جنس سی بی آئی کو ڈانٹ پلائی ہے کہ وہ معاملے کو جلدی سے نہیں نمٹا رہی تو کانگرس کے ترجمان نے کہا کہ سی بی آئی پر کوئی حکومتی دباؤ نہیں ہے۔ اور سی بی آئی کی تفتیش سے سپریم کورٹ کو آگاہ رکھا جا رہا ہے۔

واضح رہے کہ سپریم کورٹ کے ریمارکس کے بعد اپوزیشن نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ مسٹر نرسیماراؤ کو اخلاقی طور پر اب مستعفی ہو جانا چاہئے۔

○○○

مقبوضہ کشمیر کی سرحد پر خاردار تاریں

بھارتی وزیر خارجہ نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر کی سرحد کے درمیان خاردار تاریں لگائی جائیں گی ان کا الزام ہے کہ پاکستان سے تربیت یافتہ افراد مقبوضہ کشمیر میں داخل ہوتے ہیں اور وہاں پر حکومت کے خلاف کارروائیاں کرتے ہیں۔ پاکستان کا کہنا ہے کہ یہ سارا بارڈر متنازعہ علاقہ ہے اور اس جگہ پر خاردار یں تاریں لگانے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ نے کہا کہ اس سے قبل پنجاب میں بھارت نے یہی کارروائی کرکے پنجاب میں امن قائم کر دیا تھا۔ کیونکہ ان کے بقول پنجاب میں بھی پاکستانی علاقے سے تربیت یافتہ تخریب کار بھارتی پنجاب میں داخل ہو کر تخریبی کارروائیاں کرتے تھے۔ پنجاب میں یہ طریقہ کامیاب رہا تھا۔ بھارتی حکومت نے الزام لگایا ہے کہ چونکہ پاکستان بنیاد پرستوں کو تربیت اور اسلحہ فراہم کرتا ہے اس لئے وہ سرحد پر خاردار تاریں لگانے کی اجازت نہیں دے رہا۔

○○○

کیٹی بندر

کیٹی بندر 21ویں صدی کی گہرے پانی کی بندر گاہ ہوگی۔ کراچی سے 90 کلومیٹر دور اس مجوزہ بندر گاہ میں 70 ہزار چھوٹے بڑے بحری جہازوں کے لنگر انداز ہونے کی گنجائش ہوگی۔ اس کے ساتھ ایک خصوصی انڈسٹریل زون بنایا جائے گا جس کے لئے وسیع و عریض منصوبہ سازی کرکے 40 ہزار افراد کو ملازمتیں دی جائیں گی۔ اس میں جو پاور پلانٹ لگایا جا رہا ہے اس کے ذریعے 5280 میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی جو کہ سندھ کے علاقے کی مستقبل کی بجلی کی ضروریات کو بخوبی پورا کر سکے گی۔ گہرے پانی کی یہ جدید بندر گاہ وسط ایشیا کی ریاستوں کی مارکیٹوں کی آسان رسائی کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ جس کو ریل اور سڑک کے ذریعے ملا دیا جائے گا۔ جس سے پاکستان کی بین الاقوامی اور ملکی تجارت کو وسیع پیمانے پر ترقی دی جا سکے گی۔ مختصر یہ کہ کیٹی بندر پاکستان کی صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے میں اور تجارت کو سمندر پار ممالک سے ترقی دینے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

کیٹی بندر کی تعمیر سے پاکستان کی موجودہ بندر گاہوں کی خامیاں دور کرنے میں مدد ملے گی۔ جنوبی سندھ میں ٹھٹھہ کے زرعی علاقے میں واقع اس علاقے میں بہت کم صنعت لگائی گئی ہے۔ قیام پاکستان کے بعد اس علاقے کے لوگوں کو ہجرت کرکے دوسرے شہروں میں جانا پڑا۔ خصوصاً بڑی آبادی کراچی جانے پر مجبور ہو گئی ہے۔

یہ بات واضح ہے کہ اس علاقے میں ایک انڈسٹریل بیس کے قیام کی ضرورت تھی تاکہ اس علاقے کے لوگوں کو روزگار میسر آئے اور یہاں کی آبادی کی کراچی کی طرف منتقلی کو روکا جا سکے۔ گہرے پانی کی یہ بندر گاہ اور اس علاقے میں صنعتی ترقی سے جنوبی سندھ کے علاقوں میں صنعتی دور کا آغاز ہونے کی بنیاد قائم ہو جائے گی۔

اس بندر گاہ کے قیام سے نقد آور فصلوں اور زیورات کی برآمد میں مدد ملے گی خصوصاً جبکہ یہ علاقہ ریل' سڑک اور دریائی راستوں کے ذریعے سے ملک کے دوسرے علاقوں سے ملا دیا جائے گا۔ اس بندگاہ سے ملکی درآمدات اور خصوصاً وسط ایشیا کے ممالک کی درآمدات میں بھی مدد ملے گی۔

اس بندر گاہ کا منصوبہ اس طرح بنایا گیا ہے کہ یہاں پر چار حصے ہوں گے 'مائع اشیاء کو سنبھالنے کی سہولت' 'کوئلے کی لوڈنگ کی جگہ' '14 برتھیں جن سے برآمدات کی جا سکیں گی اور ماہی گیری کی بندر گاہ۔ متوقع سرمایہ کاروں کو اس جگہ اپنی پسند کی جگہوں پر سرمایہ لگانے اور تیکنیکی سہولتیں فراہم کرنے کا موقعہ ملے گا۔

اس بندر گاہ کے قیام سے امید کی جا رہی ہے کہ مستقبل میں اس جگہ پر بہت سی وسعت پذیر تعمیرات ہوں گی۔ اور 2015ء تک موجودہ 31463 ٹن کارگو سنبھالنے کی گنجائش کو بڑھا کر 91285 ٹن تک کر دیا جائے گا۔ جس سے پاکستان اور وسط ایشیا کی ریاستوں کی برآمدات کو سہولت حاصل ہو جائے گی۔

بندر گاہ کے نزدیک ہیوی انڈسٹریز پر مشتمل ایک انڈسٹریل زون قائم ہو گا۔ جس سے اس علاقے کو تیز رفتاری سے ترقی کرنے کے مواقع حاصل ہو جائیں گے۔ حتیٰ کہ کیٹی بندر کا علاقہ ضلع ٹھٹھہ کا ایک جدید ترین شہر بن جائے گا جہاں پر تین لاکھ کی آبادی کو جدید دور کی ہر سہولت حاصل ہو جائے گی۔

○○○

مولانا عبدالمجید سالک

محترم مولانا عبدالمجید سالک (سابق ایڈیٹر انقلاب) نے روزنامہ جنگ 24۔ اکتوبر 1952 میں لکھا۔

اگر مجھ سے کوئی پوچھے کہ پاکستان کے باشندوں کی سب سے بڑی کمزوری کیا ہے تو میں بے تکلف جواب دوں گا کہ مذہبی فرقہ آرائی۔ یہی ایک فتنہ ہے جس کے شعلوں کو بھڑکا کر پاکستان کو باسانی صفحہ ہستی سے معدوم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ ملک اسی وقت تک زندہ رہ سکتا ہے جب تک ان کے رہنے والوں میں اتحاد مقصد قائم ہے۔ اور تفرقہ انگیزی کو کھل کھیلنے کا موقعہ نہ دیا جائے پاکستانیوں کو مذہب کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق ہو یا نہ ہو یہ ہر شخص تسلیم کرے گا۔ کہ ان میں مذہب کی حس دوسری مسلمان قوموں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ گو بعض غرض پرست برادران مذہب نے اس حس کو غلط راستے پر ڈال رکھا ہے۔ سب سے پہلے مناقشہ کا طوفان اٹھا۔ اس کے بعض لوگوں نے جو اس سال سفر حج سے واپس آئے ہیں حکومت عربیہ سعودیہ پر مسجد نبوی کے بعض حصوں کو منہدم کر دینے کا الزام عائد کیا۔ حالانکہ حرمین شریفین کی عمارتوں میں بارہا سلاطین عہد نے ترمیمات کیں۔ اور دنیائے اسلام کے کسی حصے سے بھی کوئی آواز بلند نہ ہوئی۔ اور نہ بلند کرنے کی ضرورت تھی۔ اب یہی ہو گا کہ حکومت سعودیہ اور سلطان ابن سعود کے حامی اور ہم عقیدہ لوگ جواب اور دفاع پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اور ممکن ہے کہ یہ مناقشہ حنفی و وہابی کشمکش کا باعث ہو جائے۔ بعض حلقوں میں شیعہ سنی اختلافات کی آگ کو ہوا دی جا رہی ہے۔ اہل حدیث اور اہل قرآن کے درمیان مباحثے اور مجادلے بھی ہو رہے ہیں۔ خدا جانے ہم لوگ کب تک اس چکر میں گرفتار رہیں گے اور اس مصیبت سے کب ہمارا پیچھا چھوٹے گا۔ اسلامی فرقوں کے درمیان تفرقہ کو روکنے اور انہیں اسلام اور پاکستان کے مقاصد عالیہ پر جمع کرنے کا فریضہ حضرات علمائے کرام ہی بہتر طریق پر انجام دے سکتے تھے۔ لیکن بدقسمتی ملاحظہ ہو کہ طائفہ مقدسہ مذہبی فرقہ بندی کے شغل میں نقال ہو رہا ہے۔ کیا "جنگ" کے پڑھنے والوں میں سے کوئی صاحب فکر بتائیں گے کہ فرقہ آرائی کا مداوا کس طریق سے کیا جائے اور پاکستان کو اس عظیم خطرے سے کیونکر بچایا جائے۔ جو اسے مذہبی تفرقہ بازی کی وجہ سے درپیش ہے۔

○○○

اعلان

○ مکرم صدر صاحب عمومی ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ ربوہ کے دکانداروں سے گفت و شنید کے نتیجہ میں دکاندار حضرات نے ماہ رواں میں اشیاء کی قیمتوں میں کمی کر دی ہے۔ غالباً نئے چارٹ دکانوں پر لگوا دئے گئے ہیں۔ احباب نئی قیمتوں پر اشیاء خریدیں۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری اللہ دتہ ورک صاحب آف پتوکی ضلع قصور کا امریکہ میں اوپن ہارٹ سرجری کا اپریشن ہوا ہے۔ جو کہ آٹھ گھنٹے تک جاری رہا۔ موصوفہ معمر ہونے کے ساتھ کمزور بھی بہت ہیں۔ سب دوستوں سے انکی کامل و عاجل صحت و تندرستی اور فعال زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم غلام محمد صاحب کارکن نظارت تعلیم کی اہلیہ صاحبہ بی بی صاحبہ کا رسولی کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں متوقع ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

افسوس ناک سانحہ

○ مکرم ڈاکٹر عبدالباسط صاحب جناح کالونی سمن آباد لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ 20- جنوری 1996ء کو ان کے گھر پر تین افراد نے حملہ کیا۔ مستورات سے تمام زیورات اور جو نقدی وغیرہ گھر میں تھی اکٹھی کرلی۔ اتفاقاً میرا بیٹا عبدالودود بعمر 25 سال اپنی گاڑی پر گھر پہنچا تو انہوں نے اسے بھی دبوچ لیا۔ اس سے گاڑی کی چابیاں چھین لیں اور لوٹا ہوا مال گاڑی میں رکھ لیا۔ اور جاتے ہوئے عزیز عبدالودود صاحب پر فائر کھول دیا اور فرار ہو گئے۔

عبدالودود صاحب کو شیخ زاہد ہسپتال پہنچایا گیا مگر وہ جانبر نہ ہو سکے۔ ان کا جنازہ مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع لاہور نے پڑھایا اور احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ عزیز کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل سے نوازے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ قمر ضیاء صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ضیاء اللہ صاحب نے 1972ء میں چک 63/EB عارف والا ضلع ساہیوال سے وصیت کی تھی۔ وصیت کا نمبر 20900 ہے۔ موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے بارے میں علم ہو تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

○ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحب وصیت 5557 اہلیہ مکرم سید ممتاز حسین صاحب G-185 بلاک 19 روشن باغ النور سوسائٹی کراچی میں 87-6-30 تک تھیں۔ اس کے بعد ان کا دفتر سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر خود پڑھیں یا کسی دوست کو علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30407 میں حمیداں بیگم زوجہ مستری محمد صادق صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہڈیارہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 94-10-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد صاحب۔/12000 روپے۔ 2۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی۔/4000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حمیداں بیگم زوجہ مستری محمد صادق بمقام ہڈیارہ p.o خاص لاہور گواہ شد نمبر1 مرزا بشیر احمد ساکن ہڈیارہ لاہور گواہ شد نمبر2 ملک عبدالستار ساکن ہڈیارہ لاہور۔

مسل نمبر 30408 میں تاج بیگم زوجہ محمد اکبر صاحب قوم راجپوت منہاس پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر مراد/166 ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-6-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین واقع چک نمبر مراد/166 ضلع بہاولنگر برقبہ ایک ایکڑ پانچ کنال مالیتی۔/160000 روپے۔ 2۔ دکان واقع چک نمبر مراد/166 ضلع بہاولنگر برقبہ اڑھائی مرلے مالیتی۔/40000 روپے۔ 3۔ زرعی زمین واقع موضع بکھو بھٹی ضلع سیالکوٹ برقبہ چھ کنال مالیتی۔/30000 روپے۔ اور زیورات طلائی وزنی چار تولہ مالیتی۔/18000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/248000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت ٹھیکہ از زمین بالا مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ تاج بیگم زوجہ محمد اکبر چک نمبر مراد/166 p.o خاص تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر1 میاں محمد احمد خان وصیت نمبر 29222 گواہ شد نمبر2 منصور محمود منہاس وصیت نمبر 29237۔

مسل نمبر 30409 میں عذرا ناصر زوجہ ناصر محمود قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-10-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ صفحہ 1

کہیں مال کا نقصان ہو جاتا ہے۔ کبھی عزت کا نقصان ہوتا ہے۔ کبھی اولاد مرجاتی ہے۔ اب ہر شخص بیٹے کے لئے دعا مانگتا ہے کہ زندہ رہے۔ اگر ہر شخص کی دعا اللہ تعالیٰ اسی طرح قبول کرے کہ اس کا بیٹا ہمیشہ زندہ رہے تو اس طرح تو کسی کا بیٹا بھی کبھی بھی نہیں مرے گا۔ اور دنیا سے اس کا قانون موت جو مقرر ہے اٹھ جائے گا۔ تو ایک تو اس کا قانون ٹوٹتا ہے۔ دوسرے انسان کے نفس کا تزکیہ نہیں ہوتا۔ تو مشکلات بھی کئی حکمتوں کے ماتحت آتی ہے۔ جب کوئی مصیبت اس کی غفلت کی وجہ سے آتی ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ اس کی دعا سے ٹلا دیتا ہے۔ لیکن وہ مصیبت جو خدا کی طرف سے اس کی حکمت کے ماتحت آتی ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نہیں ٹلایا کرتا اور اگر ٹلاتا ہے تو اس وقت جب کہ اس کے ٹلانے کا موقعہ آتا ہے یا اس کا ٹلانا اس کے تقویٰ کے لئے زیادہ مفید ہو۔ دو صورتوں میں ابتلا آیا کرتے ہیں یا تو دل کا گند ظاہر کرنے کے لئے اور اس کی پاکیزگی کے لئے۔ یا اس کی پاکیزگی کو ظاہر کرنے اور اس کے لئے اپنی غیرت کا اظہار کرنے کے لئے۔ اور یہ صورت خاص لوگوں کے لئے ہے۔ مصیبت کے آنے کی ان دو اغراض میں سے ایک غرض ضرور ہوتی ہے۔ کیونکہ مصیبت میں جب انسان گھر جاتا ہے۔ تو اس کو پتہ لگ جاتا ہے کہ میرے اندر کس قدر کمزوری ہے یا کیا عیب ہے اور یا اسے اور بھی نیکی اور تقویٰ میں ترقی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ جھکتا ہے۔

(از خطبہ 17- دسمبر 1926ء)

بقیہ صفحہ 3

صدر انجمن احمدیہ نے خاکسار کو انچارج دفتر تالیف و تصنیف مقرر کیا۔ چنانچہ ریزولیشن ب-241 مورخہ 1953-11-12 حسب ذیل ہے۔

رپورٹ ناظر صاحب اعلیٰ کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس ایک عرصہ سے انکوائری کمیشن کی کارروائی میں مصروف ہیں وقتاً فوقتاً ایک آدھ دن کے لئے ربوہ آتے ہیں تو اس سلسلہ میں آتے اور کام کر کے چلے جاتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ غالباً وسط دسمبر تک وہ اس کام سے فارغ نہیں ہوں گے اس لئے میں نے 1953-09-30 سے ملک محمد عبداللہ صاحب کو انچارج دفتر تالیف و تصنیف مقرر کر دیا ہوا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ """اطلاع ہوئی" (رجسٹر نظارت علیا تقرر و تبدل افسران نمبر12 مورخہ 1953-08-16

اسی آرڈر بک میں تحریر ہے کہ "مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس چند دنوں کے لئے ربوہ سے آن ڈیوٹی باہر تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی واپسی تک ملک محمد عبداللہ صاحب انچارج دفتر ہوں گے۔" (دستخط حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ناظر اعلیٰ) حضرت مولوی صاحب کے عرصہ ناظم تالیف و تصنیف میں خاکسار کو اسیر راہ مولیٰ کیا گیا۔ یہ نظر بندی قریباً دو ماہ رہی۔ مولانا اس عرصہ میں مرکز سے آدمی بھجوا کر میری خبرگیری کرواتے رہے۔ بلکہ میری واپسی کے بعد صدر انجمن احمدیہ سے منظوری لے کر مجھے ایک ماہ کے لئے کوئٹہ جیسے صحت افزاء مقام پر بھجوادیا۔ اس سفر کے اخراجات دفتر نے برداشت کئے۔ حضرت مولانا صاحب نے کوئٹہ کے امیر جماعت حضرت شیخ کریم بخش صاحب (وفات یافتہ) کو وہاں پر میرے قیام و طعام کی تاکید فرمائی۔ جنہوں نے میری مہمان نوازی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

(مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب کی کتاب "میری یادیں" سے یہ مضمون لیا گیا ہے)

ہومیوپیتھک اور یونانی ادویات
نیز بالوں کو گرنے سے روکنے اور سیاہ رکھنے والا
تنویر ہیئر ٹانک دستیاب ہے
• ہمدردانہ مشورہ
• بہترین تشخیص
• مناسب علاج
لقمان میڈیکوز المعروف ساجد دواخانہ
حکیم نصیر احمد تنویر ڈاک خانہ روڈ حافظ آباد
لقمان نصیر ناصر D.H.M.S
فون دکان 0438-520411
رہائش 0438-2195

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 4- فروری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وہ نواز شریف سے مذاکرت اور مستقل احتسابی کمیشن بنانے کے لئے تیار ہیں جو ایک حکومت کے ختم ہونے کے باوجود ختم نہ ہو اور اگلی حکومت بھی اپنا کام جاری رکھے۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمانی کمیٹی بنانے کا مطالبہ درست نہیں۔ معاملات میرے اور اپوزیشن لیڈر کے درمیان طے ہونے چاہئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ نواز شریف نے چھ ارب روپے لئے جبکہ آصف زرداری نے چھ روپے تک نہیں لئے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے صدر میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی جانب سے احتسابی کمیشن پر آمادگی کافی نہیں۔ وہ احتسابی کمیشن کا اعلان کریں اور خود کو اس کے سامنے پیش کریں تاکہ حکومتی سطح پر لوٹ مار اور کرپشن کے رجحان پر قابو پایا جاسکے انہوں نے کہا کہ مذاکرات کی حکومتی پیش کشوں کا حال دنیا جانتی ہے کہ وہ ان سے کتنی مخلص ہیں۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم ملک میں مضبوط اقتصادی اور معاشی نظام لانے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ہمیں اپوزیشن کے الزامات کی پرواہ نہیں۔ عوام حکومت کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر کرپشن لسانی فسادات اور دہشت گردی کے خلاف جہاد میں حصہ لیں۔ یوم آزادی کشمیر اس عزم سے منایا جائے کہ اقوام عالم کو پوری قوم کے متحد ہونے کا پیغام ملے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب میں امن و امان کی صورت حال قابل رشک نہیں۔ اسی لئے اس سلسلے میں انتظامیہ کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے کہا ہے کہ ہم ملکی سلامتی کے حوالے سے ہر خطرہ سے نبٹنے کے لئے تیار ہیں۔ پاک فوج کو قوم کا مکمل اعتماد حاصل ہے انہوں نے کہا کہ فوج کے لئے اسلام ہی قوت کا سرچشمہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم اپنا دفاع کم کرنے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ پاک فوج ملکی دفاع کی ذمہ داری کو پوری طرح سے نبھائے گی۔

○ صدر فاروق لغاری نے ڈیواس سوئٹزرلینڈ میں کہا ہے کہ بھارت کی ہٹ دھرمی مسئلہ کشمیر حل نہیں ہونے دیتی۔ انہوں نے یہ بات سوئٹزر لینڈ کے صدر سے ملاقات کے دوران کہی۔ اس ملاقات میں دو طرفہ تعلقات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا بین الاقوامی مسائل پر گفتگو ہوئی اور جنوبی ایشیا کی صورت حال پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عارف نکئی نے پنجاب میں وزیر اعلیٰ کا منصب سنبھالنے کے دن سے اب تک کے عرصہ میں صوبائی محکموں میں ہونے والی ہر قسم کی بھرتی پر نظر ثانی کرنے کا حکم دے دیا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ خالی آسامیاں کس طریقہ اور پالیسی کے تحت پر کی گئیں۔ انہوں نے اپنے وزارت اعلیٰ کا منصب سنبھالنے کے دن سے اب تک کی جانے والی گریڈ ایک سے گریڈ سولہ تک کی بھرتی کی مکمل تفصیلات طلب کر لی ہیں۔ سیاسی دباؤ کے تحت ہونے والی تقرریاں اور ان کی تعداد سے بھی آگاہی کے لئے کہا گیا ہے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ کراچی کے حالات کب مکمل طور پر درست ہوں گے کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ انہوں نے بتایا کہ بڑے دہشت گردوں کا خاتمہ کر دیا ہے دو تین جانے پہچانے دہشت گرد رہ گئے ہیں وہ بھی قانون کی گرفت سے نہیں بچ سکتے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ کراچی میں موبائل فون کی فوری بحالی ممکن نہیں ہے۔ حکومت دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہو گی۔ اہم قومی ایونٹس پر کسی کو ملکی وقار داؤ پر لگانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ دھمکی دینے والوں سے نمٹ لیں گے۔

○ وفاقی وزیر خوراک و زراعت نواب یوسف تالپور نے کہا ہے کہ نہروں کی نج کاری نہیں ہو گی۔ نہری نظام کی نج کاری کے لئے ورلڈ بینک کے مطالبہ سے اتفاق نہیں کیا۔ آبیانہ کی شرح میں 14 سے 16 فی صد تک اضافہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ زرعی ٹیکس کا بل پنجاب اسمبلی سے منظور کرایا جائے گا۔

○ دوارکا کے سمندری علاقہ میں بھارتی ساحلی گارڈز نے چار پاکستانی ٹرالر زقبضہ میں لے کر 24 مچھیرے گرفتار کر لئے ہیں۔ بھارت کا الزام ہے کہ وہ اس کی سمندری حدود میں غیر قانونی سرگرمیوں میں مصروف تھے۔ یاد رہے کہ بھارت نے پچھلے سال بھی پاکستان کے چونتیس ٹرالرز اس الزام میں پکڑ لئے تھے۔

○ وزیر دفاع آفتاب شعبان میرانی نے کہا ہے کہ کشمیر کی سرحد پر کشیدگی کے باوجود بھارت اور پاکستان میں جنگ کا کوئی خطرہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی عوام نے بھی فارورڈ کہوٹہ پر حملوں کی مذمت کی ہے۔ بھارت کی قیادت ایسے واقعات کے ذریعے اپنے ووٹروں کو مطمئن کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان مذاکرات قومی مفاد میں ہیں۔ لیکن ایم کیو ایم مثبت رویے کا مظاہرہ نہیں کر رہی۔

○ تاجکستان میں باغی کمانڈروں نے دارالحکومت کی طرف پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ تاجکستان کے صدر امام علی رحمانوف نے کہا ہے کہ باغیوں کے مطالبات کے پیش نظر کابینہ کے بعض ارکان کو برطرف کیا جا سکتا ہے۔ ادھر واشنگٹن میں امریکی محکمہ خارجہ نے تاجکستان کی صورت حال پر تشویش ظاہر کی ہے۔ اور امریکی شہریوں کو حالیہ بحران کے باعث تاجکستان کا سفر کرنے سے منع کر دیا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ حکومت نے مہاجروں کو غلام بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران اس مقدس مہینے میں بھی مہاجر دشمنی میں تمام اخلاقی اور مذہبی حدود پار کر چکے ہیں۔ دہشت گرد سندھ کے شہروں میں آباد کئے جا رہے ہیں۔

○ مغربی افریقہ کے ملک گنی میں فوجی بغاوت کے دوران صدارتی محل پر گولہ باری کی گئی جس سے صدارتی محل کو آگ لگ گئی۔ ایک ہجوم پر گولہ گرنے سے 50- افراد ہلاک اور 80 زخمی ہو گئے۔ سرکاری ریڈیو بند ہو گیا اور سڑکیں سنسان ہو گئیں۔ فوجیوں نے یہ کارروائی کم تنخواہوں اور خراب حالات کار کے خلاف پر تشدد مظاہروں کے ایک دن کے بعد کی۔ جمعہ کو مظاہروں میں سرکاری عمارتوں کو لوٹا گیا۔ اور ہوائی اڈہ بند کر دیا گیا۔ صدر اور ان کے وزراء ایک بینکر میں پناہ لینے کی وجہ سے بچ گئے۔

○ وزارت خزانہ نے ایک سرکلر جاری کیا ہے جس کے مطابق وفاقی حکومت کے ملازمین کو اس ماہ کی تنخواہ 15- فروری کو دے دی جائے گی۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سینئر نائب صدر محمد اعجاز الحق نے کہا ہے کہ ٹیکنوکریٹس پر مشتمل حکومت قائم کی جائے۔ جو بے نظیر اور نواز شریف کا احتساب کرے انہوں نے بتایا کہ میری گرفتاری کے بعد حکومت نے از خود کلاشنکوف کا لائسنس بنوا کر عدالت میں پیش کر دیا تھا۔

○ سابق وزیر خزانہ اور منصوبہ بندی ڈاکٹر محبوب الحق نے کہا ہے کہ پرچون فروشوں کی سطح پر ٹیکس شہریوں کی "بغاوت" کا باعث بن سکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت اخراجات پورے کرنے کے لئے اگلے سال مزید 25 سے 30- ارب کے ٹیکس لگائے گی

○ بی بی سی کے مطابق نیٹو اور اقوام متحدہ کے حکام نے تین ہزار لاپتہ افراد کی تلاش شروع کر دی ہے۔ اور سرائیوو کے مضافات میں ایک اجتماعی قبر کی کھدائی کا کام کا آغاز کر دیا ہے۔

بقیہ صفحہ 7

ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 8 تولہ 10 ماشہ مالیتی۔/37100 روپے۔ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عذرا ناصر A-1649/A ٹاؤن شپ لاہور (حال ماریہ کلینک کندیاں ضلع میانوالی) گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر صفی اللہ وصیت نمبر 28679 گواہ شد نمبر2 ناصر محمود وصیت نمبر 24278 خاوند موصیہ۔

مبارک ایام میں اوقات کار
صبح ۱۱ بجے تا شام ۸ بجے
سندھ ہومیو پیتھک کلینک
کالج روڈ دارالنصر غربی ربوہ

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ مطب حمید (رجسٹرڈ)
اولاد کا نہ ہونا • پیدا ہو کر فوت ہو جانا • نرینہ اولاد کی خواہش • ماہٹرا • ورم و لیکوریا
ایام کی بے قاعدگی • بچوں کا سوکھا • گرمی • گیس • شوگر • بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون 254634

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے
زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

گاڑی برائے فروخت
ایک عدد کار سوزوکی مارگلہ 1994 ماڈل برائے فروخت موجود ہے۔
گاڑی اچھی حالت جینین انجن اور ذاتی استعمال میں رہی ہے۔
خواہشمند حضرات درج ذیل پتہ اور ٹیلیفون نمبر پہ رابطہ کریں۔
مکان 1/4 دارالعلوم شرقی نزد بیت النور (نئی) فون 211478 ربوہ
لاہور: 80 - 7325579-042

تریاق معدہ
خرابی ہضم کا موثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ